مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ

کراچی

انداز گفتگو

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اس طرح بات کرتے تھے کہ

اگر اُسے گننے والا گننا چاہتا

تو گن لیتا

حضرت عائشہ رض

جلد ۲

۱۷ تا ۲۳ فروری ۸۴ء مطابق ۱۵ تا ۲۱ جمادی الاول

شمارہ ۳۶

خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کے طرز کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رح

۴ حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء ومحمد بن طریف الکوفی قالا انبأنا ابن الفضیل عن الاعمش عن عبد الملک بن میسرہ عن النزال بن سبرہ قال اتی علی بکوز من ماء وھو فی الرحبۃ فاخذ منہ کفا فغسل یدیہ ومضمض واستنشق ومسح وجھہ وذراعیہ وراسہ ثم شرب منہ وھو قائم ثم قال ھذا وضوء من لم یحدث ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل

۴۔ نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس جبکہ وہ مسجد کوفہ کے میدان میں (جو ان کا دار القضاء تھا) تشریف فرما تھے۔ ایک کوزہ پانی لایا گیا۔ انہوں نے ایک چلو پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے منہ پر اور ہاتھوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہوکر پانی پیا اور فرمایا کہ یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے سے باوضو ہو۔ ایسے ہی میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا۔

فائدہ: یہ حدیث مختصر ہے۔ مفصل مشکوٰۃ شریف میں بروایت بخاری، منقول ہے اس حدیث میں یہ بھی احتمال ہے۔ کہ منہ ہاتھ وغیرہ پر حقیقۃً مسح کیا ہو۔ اس صورت میں اس کو وضو کہنا مجاز ہے لغوی معنی کے اعتبار سے اس کو وضو کہہ دیا۔ چنانچہ پاؤں کا ذکر اس میں ہے ہی نہیں۔ یہ قرینہ اسی احتمال کا ہے۔ دوسری توجیہ یہ بھی ہوسکتی ہے۔ کہ اس حدیث میں ہلکے سے دھونے کو مجازاً مسح سے تعبیر کر دیا اور پاؤں کا ذکر اس قصہ میں بعض روایات میں آیا ہے۔ اس توجیہ کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ مسح کی جگہ بعض روایات میں منہ ہاتھ دھونے کا ذکر ہے اس صورت میں اس حدیث سے تجدید وضو مراد ہے۔ اور یہی توجیہ بندۂ ناچیز کے نزدیک اولیٰ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پینا جائز ہے۔ کتب فقہ میں اس کے اور آب زمزم کے کھڑے ہوکر پینے کی جواز کی تصریح ہے۔ بلکہ علامہ شامی نے تو وضو کا پانی کھڑے ہوکر پینے کو بعض بزرگوں سے شفاء امراض کے لئے علاج مجرب نقل کیا ہے۔ اور ملا علی قاری نے شرح شمائل میں اس کا استحباب نقل کیا ہے

۵۔ حدثنا قتیبہ بن سعید ویوسف بن حماد قالا حدثنا عبد الوارث بن سعید عن ابی عصام عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا اذا شرب ویقول ھو امرأ واروٰی

۵۔ حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اس طریقہ سے پینا زیادہ خوشگوار ہے۔ اور خوب سیراب کرنے والا ہے

فائدہ: پانی ایک سانس میں پینے کی ممانعت بھی آئی ہے علماء نے ایک دفعہ ہی پینے کی بہت سی مضرتیں بھی لکھی ہیں بالخصوص ضعف اعصاب کا سبب بتایا ہے۔ نیز معدہ اور جگر کے لئے بھی مضرت کا سبب ہے۔

۶۔ حدثنا علی بن خشرم حدثنا عیسٰی بن یونس عن رشدین بن کریب عن ابیہ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب تنفس مرتین

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جب پانی نوش فرماتے۔ دو دفعہ سانس لیتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں یا تو پانی دو سانس میں پینا مراد ہے

باقی صہ ۲۳ پر

فہرست

۱۔ خصائلِ نبوی

حضرت شیخ الحدیث رح — ۲

۲۔ افاداتِ عارفی

حضرت ڈاکٹر عبدالحی مدظلہ — ۴

۳۔ ابتدائیہ

جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا — ۵

۴۔ قادیانی تحریریں

مولانا تاج محمد صاحب — ۷

۵۔ ناجی فرقہ

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری — ۹

۶۔ قادیانی فتنہ

مفتی محمد شفیع صاحب — ۱۳

۷۔ محبت رسول

مولانا محمد اقبال رنگونی — ۱۵

۸۔ مولانا تاج محمود صاحب کو خراج عقیدت — ۱۶

۹۔ شیخ ابن عربی اور مسئلہ ختم نبوت

مولانا محمد ادریس کاندھلوی — ۱۷

شعبہ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی

حافظ گلزار احمد

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

فی پرچہ ۱/۵۰ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ———— ۶۰ روپیہ

ششماہی ———— ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ———— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ———— ۲۱۰ روپیہ

کویت، دوبئی، شارجہ، دوحہ، اردن اور

شام ———— ۲۲۵ روپیہ

یورپ ———— ۲۹۵ روپیہ

آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا ———— ۲۴۰ روپیہ

افریقہ ———— ۲۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ———— ۱۹۵ روپیہ

فون نمبر ۔ ۲۱۶۰۱

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر ۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع ۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت ۔ A/۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــــ ختم نبوت

افاداتِ عارفی

ترتیب : منظور احمد الحسینی

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی

وقت مختصر ہے۔ خدا معلوم میں آپ کے سامنے حضرتؒ کے ذوق اور تعلیم و تربیت شریعت اور تصوف کے متعلق جو باتیں کہنا چاہتا تھا۔ وہ کہہ سکا یا نہیں۔ یعنی حق ادا کر سکا یا نہیں میں اپنے ذوق میں باتیں کرتا رہتا ہوں حکایتیں اور روایتیں بھی ذکر کرتا رہتا ہوں۔ مگر یہی بات یہ ہے۔ کہ اب میں اطمینان چاہتا ہوں کہ میں نے حضرت حکیم الامت کا ذوق آپ لوگوں کے سامنے کیوں پیش کیا؟ صرف اس جذبے سے پیش کیا۔ کہ آپ ذوق آشنا ہو جائیں۔ کہ تصوف اور طریقت اصل میں کیا ہے۔ اور اس کی حقیقت کیا ہے۔ اور سننے کے بعد اس کو اپنا شعار زندگی بنائیں۔ میرے احباب جو مدتوں سے حضرت کے حلقہ میں داخل ہیں۔ کم سے کم وہ ذوق آشنا ہو جائیں۔ پھر دوسروں کو اسی ذوق کے مطابق بتائیں۔ میں کہاں تک اس سلسلہ میں کامیاب ہوا۔ اس کا فیصلہ تو آپ حضرات ہی کر سکتے ہیں۔ طریقت ، شریعت کے احکامات کی حد بندی کا نام ہے۔ یعنی امور شرعیہ حد اعتدال میں آجائیں نہ ان میں زیادتی ہو نہ کمی ہو۔ یہ حد بندی طریقت کرتی ہے۔

فرمایا۔ شریعت کے لئے نفس مانع اور حارج ہوتا ہے۔ اس نفس کو روکنے کے لئے کہ وہ حارج نہ ہو۔ طریقت کو اپنایا جاتا ہے۔

علوم تو درسیات اور استادوں کی تشریحات سے حاصل ہوتے ہیں۔ مگر پانچواں شعبہ اخلاقیات یعنے اصلاح نفس کا طریقہ درسیات سے حاصل نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ عملی ہوتا ہے۔ اس لئے تربیت سے حاصل ہوتا ہے۔ تصوف کے علوم کی تمام اصطلاحیں پڑھ جائیے۔ اپنے علم اور ذہانت سے جتنی چاہئے خوب تشریحات کر دیکھئے۔ کہ تواضع کے یہ معنے ہیں۔ اور "احسان" اس کو کہتے ہیں۔ اور شکر یہ چیز ہے۔ کیا آپ صوفی ہو جائیں گے؟ کبھی نہیں۔

عالم (جاننے والے) سب ہیں۔ مگر منطبق کرنا تربیت سے آتا ہے۔ شریعت سے نہیں۔ فرمایا جتنے لوگ شریعت کے پابند ہیں۔ حلال و حرام جائز و ناجائز سب جانتے ہیں سیدھے جنت میں جائیں گے مگر ایسے جائیں گے جیسے نادان اللہ تعالے کی معرفت سے خالی۔ کون عالم نہیں جانتا کہ جھوٹ بولنا بری بات ہے۔ غیبت کرنا بری بات ہے۔ "دریں چہ شک" کہتے جائیے۔ ہر بری بات پر استغفراللہ پڑھتے جائیے۔ پاک صاف ہوتے جائیے۔ سیدھے جنت میں چلے جائیے۔ مگر شریعت کی شان اور دل، تزکیہ نفوس ہے۔ جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا۔ "ویزکیھم" بغیر تزکیہ نفس کے معرفت علم حاصل نہیں ہوسکتا۔ فرمایا فقہ، حدود بیان تو کر دیتی ہے لیکن صرف حدود کے بتانے سے کام نہیں چلتا۔ جب تک حفظ حدود نہ ہو۔ اور حفظ حدود کا نام طریقت ہے۔

شریعت احکامات خداوندی اور ادائگی حقوق کا نام ہے۔ حدود شرعیہ سنت ہے۔ اور حفظ حدود طریقت ہے۔ یعنی حدود میں انسان رہے۔ ادھر ادھر تجاوز نہ ہو۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

ع کفر است دریں طریقت خود بینی و خود نمائی۔

اور کسی قسم کی تاویل نہ کرے کیونکہ شریعت میں تو آپ اجتہاد کر سکتے ہیں۔ مگر طریقت میں غلط ہو جائے گا۔ اور گمراہی کا سبب بن جائے گا۔ فرمایا۔ آپ سب حضرات کو شریعت تو سمجھ میں آگئی ہے۔ لیکن آپ نے طریقت میں اپنے آپ کو کہاں تک ڈھالا ہے۔ آپ نے اپنے اطوار زندگی میں کیا تبدیلی پیدا کی۔ ذرا حضرت کی باتوں کو سامنے رکھ کر اس کا جائزہ لیجئے۔

امام غزالیؒ جو اپنے دور میں تصوف کے امام تھے۔ علوم کے دریا بہا دیئے۔ تمام حقائق کی گتھیوں کو سلجھایا۔ رذائل کو

باقی ص ۲۱ پر

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہٗ

کیا یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا؟

اسلام آباد ۱۰ فروری (نمائندہ نوائے وقت) ایک سروے کے مطابق قادیانی فرقہ کے پیروکاروں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق مشرق وسطیٰ کے ممالک میں اپنے ایجنٹ بھیجنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اس سلسلے میں پاکستانیوں کو باہر بھیجنے والے متعلقہ ادارے کے بعض اہل کاروں کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ قادیانی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد کو باہر بھجوانے میں غیر معمولی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور اب تک کئی قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کر کے مشرق وسطیٰ بھجوا چکے ہیں۔ اس سلسلے میں جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق پاسپورٹوں میں قادیانی مذہب کے خانے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ صرف اسلام درج کراتے ہیں۔ جبکہ آئین کی رُو سے وہ اسلام کے دائرے سے خارج قرار دیئے جا چکے ہیں۔ مگر پاسپورٹوں میں ایسا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ کہ باہر جانے والے کا تعلق قادیانی فرقہ سے ہے۔ ایسی اطلاعات بھی ملی ہیں کہ آج تک کوئی ایسا پاسپورٹ نہیں دیکھا گیا۔ جس پر قادیانیت کا کوئی ذکر ہو مزید پتہ چلا ہے۔ کہ اس فرقہ کے بڑوں کی طرف اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ان کے آدمی اسلامی ممالک میں جائیں۔ جہاں انہیں اہم اور حساس مقامات پر تعینات کیا جائے۔ تاکہ ان حکومتوں کی اندرون خانہ سرگرمیوں کے بارے میں اہم معلومات حاصل کی جا سکیں۔ ان میں دفاع کا شعبہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اور مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک میں دفاع سے متعلق اہم دفاتر ہیں جہاں ان لوگوں کو ملازمتیں دلائی جا رہی ہیں۔

قادیانیوں کی مشرق وسطیٰ میں موجودگی ہمارے لئے باعث حیرت نہیں۔ گذشتہ کئی سالوں سے یہ سلسلہ شروع ہے۔ اب تو سروے سے بھی یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ قادیانی بڑی تعداد میں ان مسلم ممالک کا رُخ کر رہے ہیں۔

قادیانیوں کی مشرق وسطیٰ اور خصوصاً سعودی عرب میں موجودگی پر ہم ایک عرصہ سے حکومت کو متنبہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اس سلسلے میں مسلمانان پاکستان میں جو تشویش پائی جاتی ہے۔ اس سے بھی آگاہ کرتے رہے۔ لیکن حکومت نے اب تک کوئی اقدام نہیں کیا۔

قادیانی قیادت ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ان ممالک میں ارتداد کی تبلیغ کا دائرہ وسیع کرنے، اثر و رُسوخ حاصل کرنے، اور ان اسلامی ممالک کے راز حاصل کر کے دشمنوں تک پہنچانے کے لئے اپنے افراد کو عرصۂ دراز سے بھیجنے میں مصروف ہے۔

بیرون ملک افرادی قوت مہیا کرنے والا ادارہ جس کے ایک بڑے عہدے پر قادیانی فائز ہے۔ اور وہ قادیانیوں کو مسلم ممالک میں بھیجنے کے لئے غیر معمولی دلچسپی لے رہا ہے۔ اس پر متعدد بار چنیوٹ کانفرنس کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے حکومت کو متوجہ کیا۔ اور انہی صفحات میں احتجاج کیا گیا۔ لیکن اس کو نکالنے کے بجائے مزید ترقی دے دی گئی یہ قادیانیت نوازی نہیں تو کیا ہے

آخر میں ہم جناب صدر سے گذارش کریں گے کہ ایسے تمام افراد یا ادارے جو اس سلسلے میں دلچسپی لے کر قادیانیت نوازی کا ثبوت دے رہے ہیں چاہے وہ مسلمان نما قادیانی ہوں یا نام نہاد مسلمان انہیں کڑی سزا دے کر دوسروں کے لئے عبرت کا سامان اور غیرت ایمانی کا ثبوت فراہم کریں۔

سیالکوٹ چلو

مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۵ر جنوری ۱۹۸۴ء کے اجلاس منعقدہ لاہور کے فیصلے مطابق ۱۷ر فروری ۱۹۸۴ء جبکہ مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کو ایک سال مکمل ہو چکا ہوگا۔ سیالکوٹ میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا۔ امید کی جاتی ہے کہ پورے ملک سے فدایان ختم نبوت اس کانفرنس کی اہمیت کے پیش نظر عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ اپنی والہانہ وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف خود شرکت کریں گے بلکہ دوستوں کو بھی شرکت پر آمادہ کریں گے۔

مولانا اسلم قریشی کے اغواء کا واقعہ ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ اس مسئلہ جتنی تشویش ملک بھر کے ہے اس سے کہیں بڑھ کر بیرون ممالک میں پائی جاتی ہے۔

حکومت اور مقامی انتظامیہ کی کارکردگی کا یہ عالم ہے۔ کہ مولانا اسلم قریشی کے اغوا پر ایک سال گذرنے کو ہے۔ لیکن ابھی تک ان کو بازیاب نہیں کیا جا سکا۔ اگر مولانا اسلم قریشی کو بازیاب نہ کرایا جا سکا یا خدانخواستہ ان کے قتل کئے جانے کے واقعہ سے امت محمدیہ آگاہ نہ ہو سکی۔ جہاں حکومت کے سراغرساں شعبے ہوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے باعث شرم ہے۔ وہاں جان نثاران ختم نبوت کی عزت اور دینی حمیت کے لئے کھلا چیلنج ہوگا۔ اور دوسری طرف قادیانی غنڈوں کی دیدہ دلیری بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ اور قادیانی اس زعم میں یقیناً گرفتار ہوں گے۔ کہ امت محمدیہ میں خدانخواستہ غنودگی طاری ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے دیدہ دلیر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اغواء کے اس واقعہ کو چیلنج تصور کرتے ہوئے ختم نبوت کا ہر شیدائی اسلم قریشی کے خون کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے اپنے تن من دھن کی بازی لگانے کے عزم کے ساتھ کفن بردوش عازم سیالکوٹ ہو۔ کیونکہ تاریخ ان لوگوں کا ساتھ دیتی ہے جو مرد میدان ہوتے ہیں اللہ کی نصرت یقیناً مسلمانوں کے لئے وقف ہے

اظہار تعزیت

پچھلے دنوں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن نائب امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان و مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن (کراچی) کی والدہ محترمہ اور مجلس کے دیرینہ رفیق مولانا اکرام الحق خیری ایم اے کی اہلیہ محترمہ رحلت فرما گئے

باقی صفحہ ۲۱ پر

قادیانی تحریریں بولتی ہیں

تحریر :۔ حضرت مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

(الف) مرزا غلام احمد "نور القرآن" نمبر۲ ص۲۴ (مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ) پر لکھتے ہیں: "یہ اسلام کی ایک اعلیٰ تعلیم کا نمونہ ہے کہ ہرگز قصداً کسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو۔ یہ بدنظری کا پیش خیمہ ہے۔"

(ب) اسی کتاب کے ص۵۳ پر تحریر کرتے ہیں کہ "ہمارے سید و مولا افضل الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقویٰ دیکھئے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے تھے۔ جو پاکدامن اور نیک بخت ہوتی تھیں۔ اور بیعت کرنے کے لئے آتی تھیں۔ بلکہ دور بٹھا کر زبانی تلقین توبہ کرتے تھے۔"

(ج) مرزا صاحب "تبلیغ و رسالت" جلد اول ص۲۲ پر لکھتے ہیں کہ عورتوں کو چاہئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چرادیں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور چاہئے کہ بغیر خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ اور جتنے دوسرے مرد ہیں پردہ کرنا ضروری ہے۔

(د) مرزا غلام احمد کے فرزند بشیر احمد ایم اے "سیرۃ المہدی" حصہ دوم ص۷۷ پر لکھتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے عرض کیا کہ میرے ساتھ شفا خانہ میں ایک انگریز لیڈی کام کرتی ہے۔ وہ ایک بوڑھی عورت ہے۔ وہ کبھی کبھی میرے ساتھ مصافحہ کرتی ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) نے فرمایا یہ تو جائز نہیں ہے۔ آپ کو عذر کر دینا چاہیے کہ ہمارے مذہب میں یہ جائز نہیں ہے۔"

تصویر کا دوسرا رُخ

(۱) خود آنجناب مرزا غلام احمد کا کردار کیا تھا۔؟ ان ہی کی تحریریں بولتی ہیں۔ مرزا بشیر احمد ایم اے "سیرۃ المہدی" حصہ سوم ص۲۱۰ پر تحریر کرتے ہیں کہ "ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین نے ایک دن فرمایا کہ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مساۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی۔ حضور (مرزا غلام احمد) کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اسی لئے اسے پتہ نہ چل سکا۔ کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں۔ بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی۔ ہاں جی تدے تے تھاڈیاں لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔"

(۲) سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۱۲۳ پر تحریر کرتے ہیں۔ "مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے وقت میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا۔ کہ اگر میں سونے میں کوئی بات کیا کروں تو

تو مجھے جگا دیا ۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنے اور آپ کو جگا دیا ۔ اس وقت ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنا ۔ اور آپ کو جگا دیا ۔ اس وقت رات کے بارہ بجے تھے ۔ ان ایام میں عام طور پہ پہرہ پہ مائی پھجّو ۔ فجّاں یعنی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہدین ہوتی تھیں

(۳) سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۴۳ پہ تحریر کرتے ہیں :۔
ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام (مرزا غلام احمد) کی خدمت میں (مرزا غلام احمد) کی خدمت میں رہی ہوں ۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی ۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گذر جاتی تھی مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان اور تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی ۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا ۔ دو دفعہ ایسا موقع آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے رات خدمت کرنے کا موقعہ ملا ۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند ۔ نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی ۔ بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا ۔ اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کے لئے بھی اسی طرح کئی راتیں گذارنی پڑیں ۔ تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے ۔ کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے ۔ اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے "

(۴) سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۲۶ پہ تحریر کرتے ہیں
" ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری کی ایک بیوی ڈاکٹرنی کے نام سے مشہور تھی وہ مدتوں قادیان میں آکر حضور کے مکان میں رہی اور حضور کی خدمت کرتی تھی اس بیچاری کو سل کی بیماری تھی ۔ جب وہ فوت ہو گئی تو اس کا ایک دو بچہ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) نے دعا کے لئے یاد دہانی کے لئے بیت الدعا کی کھڑکی کی ایک آہنی سلاخ سے بندھوا دیا ۔

(۵) عائشہ نامی ایک لڑکی ۱۵ برس کی عمر میں مرزا غلام احمد کے پاس آئی تھی ۔ قریباً دو برس مرزا صاحب کی خدمت میں رہی ۔ اور آپ کے پاؤں دبایا کرتی تھی ۔ اس کی وفات کے بعد اس کی یہ بات پرلیس میں آئی کہ " حضور کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی ۔ (الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء) اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کے گھر میں نوجوان لڑکیاں جسمانی راحت کے لئے تھیں ۔ مرزا صاحب نے عائشہ کی شادی غلام محمد سے کی تھی اور کہا کہ یہ شرط کی جائے کہ غلام محمد اسی جگہ قادیان میں رہے ۔ حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دعا دے کر فرمایا کہ اللہ تجھے اولاد دے ۔ حضور کی دعا سے مرحومہ کے چھ بچے ہوئے ایک لڑکی اور پانچ لڑکے ۔
(مناظرہ انجیریا صفحہ ۲۵ انگریزی نبی صفحہ ۲)

(۶) سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۹ روایت نمبر ۲۹ پہ تحریر کرتے ہیں ۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ مدت کی بات ہے ۔ کہ جب میاں ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کی پہلی بیوی فوت ہو گئی اور ان کو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی تو ایک دفعہ حضرت صاحب نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں ان کو میں لاتا ہوں آپ ان کو دیکھ لیں ۔ پھر ان میں سے جو آپ کو پسند ہو ۔ اس سے آپ کی شادی کر دی جائے گی چنانچہ حضرت صاحب گئے اور ان دو لڑکیوں کو بلا کر کمرے کے باہر کھڑا کر دیا ۔ اور پھر اندر آ کر کہا باہر کھڑی ہیں ۔ آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں ۔ چنانچہ میاں ظفر احمد صاحب نے ان کو دیکھ لیا اور پھر حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) نے ان دو لڑکیوں کو رخصت کر دیا ۔ اور اس کے بعد میاں ظفر احمد صاحب سے پوچھنے لگے کہ اب بتاؤ تمہیں کونسی لڑکی پسند ہے ۔ وہ نام تو کسی کا نہیں جانتے تھے ۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے وہ اچھی ہے اس کے بعد حضرت صاحب نے میری رائے لی ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو نہیں دیکھا پھر آپ خود ہی فرمانے لگے کہ ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے جس کا منہ گول ہے ۔ پھر فرمایا کہ جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموماً بد نما ہو جاتا ہے ۔ لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی عموماً قائم رہتی

باقی صفحہ ۲۳ پر

ناجی فرقہ اہل سنت ہیں یا امت مرزائیہ

تحریر:۔ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری صاحب رح

اسلام کا صحیح مخاطب و مصداق تو فرقۂ حقّۂ اہل سنت و جماعت ہے لیکن بعض دوسرے فرقے بھی ہیں۔ جنہیں اسلام کا دعوٰے ہے۔ ان فرقوں میں بعض تو دائرہ اسلام میں داخل ہیں اور بعض اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر ملت حنیفی سے بالکل منقطع ہوگئے ہیں۔ مؤخرالذکر طبقہ میں مرزائیت سب سے پیش پیش ہے۔ اس جماعت کو الحاد و زندقہ سے جس درجہ شغف ہے مسلمان کہلانے والے فرقوں میں شاید کسی دوسری جماعت کو نہ ہوگا۔ اور لطف یہ ہے کہ جس درجہ اہل سنت و جماعت کو اپنے حق و صداقت پہ بجا فخر ہے یہ سُبُل منحرفہ اس سے بھی بڑھ کر اپنے برسرحق ہونے کے مدعی ہیں۔ اس لئے یہاں چند معیار پیش کئے جاتے ہیں جو اہل انصاف کی نظر میں حق و باطل کو اچھی طرح ممیز کر دیں۔

صحابہ کرامؓ اور سلف صالح کا طریقہ

حق و باطل کا اولین معیار مسلک صحابہ رضوان اللہ علیہم ہے چونکہ ان حضرات نے براہ راست ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشکوٰۃ نبوت سے اقتباس انوار کیا تھا۔ اس لئے اُمّت مُسلمہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہر اختلاف و نزاع میں مسلک صحابہؓ کو اپنا حَکَم ٹھہرائیں۔ یہ وہی مقدس جماعت ہے کہ لسانِ الٰہی نے واُولٰئِکَ ھُمُ الصّادِقُوْنَ (یہ لوگ اپنے قول وفعل میں صادق ہیں) کے شاندار الفاظ میں ان کی مدحت سرائی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی شخص کا ایمان و اسلام مقبول نہیں۔ جب تک وہ اصحاب خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرے اور اس کے عقائد و خیالات صحابہ کرامؓ کے معتقدات ایمانیہ سے مطابقت کلی نہ رکھتے ہوں۔ کلام مبین میں ہے۔

والسابقون الاولون	جو مہاجرین اور انصار
من المهاجرين والانصار	ایمان لانے میں سب سے
والذین اتبعوھم	سابق اور مقدم ہیں اور بقیہ
باحسانٍ رضی اللہ عنہم	اُمّت کے جتنے لوگوں نے
ورضوا عنہ۔	نیکو کاری میں انکی پیروی
	کی اللہ اُن سب سے راضی
(۹:۱۰۰)	ہے اور وہ خدا پر خوشنود ہیں۔

صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی اہمیّت

صحابہ کرامؓ کو امت مابعد پر کن وجوہ سے فضیلت و برتری ہے اور ہم کن اسباب کی بناء پر اُن کے نقش قدم پر چلنے کے مامور ہیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس قدر روشنی ڈالی تھی۔ چنانچہ انہوں نے ایک مرتبہ تابعین کی جماعت سے فرمایا کہ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس امت میں سب سے افضل تھے ان کے دل ایمان اور خلوص سے معمور تھے۔ وہ دینی علوم میں سب سے فائق تھے۔ ان کے قول وفعل میں تکلف کا کوئی شائبہ نہ تھا۔ حق تعالٰی نے ان کو اپنے نبی کی صحبت اور دین کے قیام و استحکام کے لئے منتخب اور پسند فرمایا۔ پس ان کی متابعت کرو۔ ان سے محبت رکھو اور جہاں تک ممکن ہو ان کے اخلاق و سیرت سے تمسک کرو۔ کیونکہ وہ ہدایت مستقیم کے راہرو تھے۔ رواہ رزین (مشکوٰۃ

المصابیح باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

بقول شیخ عبدالحق دہلویؒ حدیث میں آیا ہے کہ پروردگار عالم نے تمام بندوں کے دلوں کا جائزہ لیا۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے زیادہ منور پایا۔ اس لئے اس میں نور نبوت موذع فرمایا اور صحابہ کرامؓ کے دلوں کو سب سے زیادہ صلاحیت پذیر اور مجلّی پایا تو ان کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لئے منتخب فرمایا۔ اور ظاہر ہے کہ مرید باکمال اولیاء اللہ کی صحبت میں کس قدر مدارج علیا کو پہنچتے ہیں۔ پس یہ امر سخت تعجب خیز ہوگا۔ کہ صحابہ کرامؓ علیہم الرضوان ساری عمر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گذاریں اور غیر معمولی فضل وکمال سے مشرف نہ ہوں۔

ہادیٔ انام صلے اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت نے ان کے دلوں کو منبع تجلیات سے کس درجہ نفوذ کر دیا تھا۔ اس کا اندازہ ثابت بنانی رحمہ اللہ کی اس روایت سے ہو سکتا ہے کہ جب سرورانام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہوئے تو ابلیس نے اپنے شیطانوں کو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس بغرض اغوا بھیجنا شروع کیا۔ وہ ہر دفعہ اور ہر روز آتے اور سب کے سب نامراد اور بے نیل مرام لوٹ جاتے۔ آخر جب ابلیس نے دیکھا کہ اس کا لاؤ لشکر اپنی کارروائی کا دفتر اسی طرح سادہ واپس لا رہا ہے تو غصہ کھا کر ان سے کہنے لگا۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تمہارے تمام وار خالی جا رہے ہیں۔ غول شیطانی نے کہا کہ ہم نے ایسے مستقل مزاج انسان کبھی نہیں دیکھے۔ ہزار جتن کئے کہ کسی طرح پھسلا سکیں۔ لیکن کامیابی نہیں ہوتی۔ ابلیس کہنے لگا کہ اگر یہ بات ہے تو موجودہ وقت میں ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ لیکن جب انہیں دنیاوی فتوحات حاصل ہوں گی تو اس وقت دوبارہ حملہ کر دیکھنا۔ (تلبیس ابلیس مولفہ امام ابن جوزیؒ)

مسلکِ صحابہؓ کا اتباع ہی نجات کا واحد کفیل ہے

صحابہ کرامؓ کا یہی بے عدیل صلاح وتقویٰ اور رشد و ہدایت کا یہی غیر معمولی جذبہ تھا جس نے انہیں مطاع عالم بنا دیا یہاں تک کہ ان کے مسلک حق کی پیروی کو نجات کا واحد کفیل ٹھہرا دیا گیا۔ چنانچہ حسب روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضور سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں متفرق ہوئے تھے۔ لیکن میری امت تہتر ملتوں میں منقسم ہو جائے گی۔ ایک ملت کے سوا سب جہنم میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! وہ ایک ملت کون سی ہے۔ فرمایا وہ جس پر میں اور میرے اصحابؓ ہیں (ترمذی وابن ماجہ)

علامہ عبدالقاہر بغدادیؒ لکھتے ہیں کہ امت کے تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جانے کی حدیث کے بہت سے اسانید ہیں۔ اس حدیث کو صحابہؓ کی ایک جماعت مثلاً انس بن مالک، ابوہریرہ، ابو درداء، ابوسعید خدری، ابی بن کعب، عبداللہ بن عمرو، ابوامامہ، واثلہ بن اسقع وغیرہ (رضی اللہ عنہم) نے نبی صلے اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ (الفرق بین الفرق صفحہ ۵)

ظاہر ہے کہ اتباع سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ تو ہر ایک کو ہے لیکن اسلام کے مختلف مذاہب میں آنسرور علیہ والصلوٰۃ والسلام اور آپؐ کے صحابہ خیار کے طریقہ پر فرقۂ صابرہ اہل سنت و جماعت کے سوا اور کوئی نہیں۔ پس بجز اس مقدس گروہ کے برسر حق اور آتش جہنم سے نجات پانے والا اور کوئی گروہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن یاد رہے کہ تہتر فرقوں کا یہ فرق وانشعاب اصول وعقائد کے اعتبار سے ہے احکام فقہیہ اور فروعات کا اختلاف یہاں مقصود نہیں۔ اسی طرح دوزخ میں داخل ہونا یا نکلنا بھی خرابی یا صحت عقائد کی بناء پر ہوگا نہ کہ من حیث الاعمال۔ فرقۂ ناجیہ اہل سنت وجماعت میں سے کوئی شخص خرابیٔ عقائد کی وجہ سے داخل نار نہ ہوگا۔ البتہ فرقۂ حقہ کے گنہگار افراد اپنے اعمال سیئہ کی پاداش میں داخل جہنم ہوں گے گو ان میں سے ہر فرد اپنے گناہوں کا خمیازہ بھگتنے کے بعد عقائد حقہ کی برکت سے ضرور نجات پائے گا۔

مجددِ الف ثانیؒ کا بیان

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات (جلد اول مکتوب ۸۰) میں رقم فرما ہیں۔

ہر فرقہ از ہفتاد ودسہ گروہ مدعی اتباع شریعت
است وجازم بنجات خود کل حزب بما
لدیہم فرحون نقد وقت شان است۔ اما دلیلے
کہ پیغمبر صادق علیہ من الصلوات افضلہا و من

التسلیمات اکملہا فرقۂ واحدۂ ناجیہ از ان فرق متعددہ فرمودہ است آن است الذین ھم علی ما انا علیہ واصحابی یعنی آن فرقۂ واحدہ ناجیہ آنا نند کہ ایشاناں بطریقہ اند کہ من براں طریقم واصحاب من براں طریق اند۔ ذکر اصحاب باوجود کفایت بذکر صاحب شریعت دریں موطن برائے آں تواند بود کہ تا بدانند کہ طریق من ہماں طریق اصحاب است وطریق نجات منوط باتباعِ طریق ایشان است ولبس۔ حق سبحانہ فرمودہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ پس اطاعتِ رسول عین اطاعتِ حق آمد پس دعویٰ اتباع آں سرور نمودن علیہ الصلوٰۃ والسلام بخلافِ طریق اصحابؓ دعویٰ باطل است بلکہ آں دعویٰ فی الحقیقت عین معصیت رسول است علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ پس نجات دراں طریق مخالف چہ مجال۔ وشک نیست فرقہ ملتزم اتباع اصحاب آں سرور اند علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اہل سنت وجماعت فہم الفرقۃ الناجیۃ"۔

کیا مرزائی گروہ ناجی فرقہ ہوسکتا ہے

ایک مرزائی مبلغ مولوی ابوالعطا جالندھری نے الفضل میں بڑی جسارت اور شوخ چشمی کے ساتھ لکھا ہے:

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ جن میں سے نجات یافتہ صرف ایک فرقہ ہوگا۔ باقی جہنم میں جائیں گے۔ وہ ناجی فرقہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے ماننے والوں کا ہی ہے۔ اور باقی فرقہ ہائے مسلمانان کلہم فی النار کا مصداق ہیں (الفضل ۱۲ مارچ [illegible])

لیکن جس صورت میں کہ خود انبیاء ومرسلین کے سرتاج، قرآن کے حامل ومبلغ اور روحانی تعلیمات کے منادِ اعظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا کہ ناجی فرقہ صحابہ کے نقش قدم پہ چلنے والی جماعت ہے۔ تو پھر نص صریح کی طرف سے آنکھیں بند کرکے یہ کہنا کہ ناجی فرقہ مرزائی جماعت ہے انتہا درجہ کی بیباکی اور ڈھٹائی ہے۔ مرزائی گروہ تو بنائے اسلام کا منہدم کرنے والا ہے۔ وہ بھلا ناجی فرقہ کیونکر ہو سکتا ہے! ایک مرتبہ راقم الحروف نے ایک مرزائی سے کہا کہ حق وصدق تو حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک پر ما انا علیہ واصحابی کے اتباع میں دائرہ وسائر ہے اور مرزائیوں کو اتباع صحابہؓ سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں تو کہنے لگا کہ صحابہؓ کے سچے پیرو تو ہم لوگ ہیں۔ کیونکہ ہم نے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنے آباؤ و اجداد کا مسلک چھوڑا ہے"۔ لیکن ظاہر ہے کہ صحابۂ کرامؓ تو کفر چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ لیکن مرزائیوں نے اسلام سے روگرداں ہوکر کفر و ارتداد کے آغوش میں پناہ لی ہے حق تعالے نے فرمایا ہے۔

ومن یتبدل الکفر — جس نے کفر حاصل کیا
بالایمان فقد ضل — بدلے ایمان کے پس
سواء السبیل۔ — سیدھی راہ سے چوک گیا۔

مرزائی بیانات سے استدلال کہ

مرزائی فرقہ ناجی نہیں ہوسکتا۔

قادیان کے خود ساختہ مسیح صاحب لکھتے ہیں کہ صحابہؓ کا اجماع حجت ہے جو کبھی ضلالت پر نہیں ہوتا (تریاق القلوب مولفہ مرزا تقطیع کلاں صفحہ ۱۴۲) اور لکھتے ہیں کہ وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ اُن سب کا ماننا فرض ہے (ایام الصلح مؤلفہ مرزا غلام احمد صفحہ ۸۶)

چونکہ مرزائی لوگ صحابۂ کرامؓ کے فیصلوں سے اعراض کرتے ہیں اور ان معتقدات کو نہیں مانتے جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اور جن کا ماننا ہر قائل کلمۂ توحید کا فرض ہے اس بنا پر ظاہر ہے کہ مرزائیت کسی طرح ناجی فرقہ نہیں ہوسکتا۔

ناجی فرقے کے متعلق شاہ ولی اللہ کا بیان

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ میں ناجی فرقہ کی

تعریف میں لکھتے ہیں " وہ جو تمام عقائد اور اعمال میں کتاب و سنت اور جمہور صحابہ و تابعین کے طریق پر عمل کرتے ہیں۔ گو تابعین سے اُن امور میں جن کے متعلق کوئی نص مشہور نہیں ہے اور نہ صحابہؓ نے اس پر اتفاق کیا مختلف ہوں اور جو فرقہ عقاید سلف کے خلاف کوئی عقیدہ یا ان کے اعمال کے خلاف کوئی عمل نکالے وہ غیر ناجیہ ہے"۔ مولوی ابوالعلا خود انصاف کریں کہ جس فرقہ کا سارا کاروبار ہی مسلک صحابہؓ و سلف صالح کے خلاف ہو وہ بھلا ناجی فرقہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

اہل نجات اور ہالکین کا مآل

امام محمد غزالیؒ کتاب " التفرقہ بین الاسلام والزندقہ" میں لکھتے ہیں کہ ناجی سے وہ شخص مراد ہے جو آگ کے سامنے نہیں کیا جائے گا۔ اور بلاحساب اور بلاشفاعت نجات پائے گا۔ کیونکہ جس شخص سے حساب لیا جائے گا وہ بھی مطلق ناجی نہیں۔ اور ہالک وہ ہے جس کی نجات اور فوز و فلاح کی کوئی امید نہ ہو۔ پس ناجی اور ہالک دونوں کا تقابل ہے جو خیرِ خلق اور شرِ خلق سے معتبر ہیں۔ اور جو ان دونوں کے درمیان ہیں۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہوں گے جن کو صرف حساب کا عذاب ہوگا۔ بعض کو صرف آگ کے نزدیک لے جائیں گے اور انہیں شفاعت سے نجات مل جائے گی۔ بعض اپنے فسادِ عقیدہ اور بدعات کے اندازے پر اور کثرت و قلت معاصی کے بموجب آگ میں رہیں گے اس امت میں سے ہالک فرقہ صرف وہ ہوگا۔ جس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی (یعنی زندیق جیسے مرزائی ہیں) دوسری امتوں میں سے وہ شخص ہالک ہوگا۔ جس نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور، آپ کے صفات خوارق معجزات جیسے معجزۂ شق القمر، کنکریوں کا تسبیح پڑھنا، آپ کی انگشت ہائے مبارک میں سے پانی کا جوش مار کر نکلنا اور قرآن معجز کہ جس کا معارضہ اہل فصاحت نہ کر سکے سنا باوجود اس کے معرض و روگردان رہا اور اس نے ان امور میں غور و تامل ضروری نہ خیال کیا۔ اور تصدیق میں جلدی نہ کی۔ ایسا شخص ملحد، مکذب اور کافر ہے۔

اس کے بعد امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ اگر کسی نے ایمان اور عمل صالح کو جمع کیا تو اس کو رب ذوالمنن کی رحمت اور نجات کی بشارت ہے اور اگر دونوں سے محروم رہا تو ہلاکت مطلق یقینی ہے اگر کوئی مسلمان اصل تصدیق میں تو عہدہ برآ ہوا لیکن بعض تاویلات میں (جو نصوص صریحہ کے خلاف نہ ہوں) غلطی یا شک میں پڑا رہا یا اعمال میں کوتاہی کی تو وہ نجات مطلقہ کی امید نہ رکھے اور جان لے کہ یا تو اسے ایک مدت تک معذب کیا جائے گا اور پھر نجات ملے گی یا وہ نبی اس کی نجات کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ جس کی شریعت کی اس نے تصدیق کی تھی"۔

ٹیلیویژن کے نقصانات

از: حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ٹی وی کے بارے میں احقر ناکارہ کا خیال معلوم کیا گیا ہے۔ احقر کے نزدیک ٹی وی روح کے لئے ٹی بی ہے۔ جس کو دیکھ کر چوری، ڈاکہ، مار دھاڑ، فضائی قزاقیت، حسن اور عشق کی رنگ رلیاں، تقاضائے زناکاریاں جیسے تمام معاشرتی جرائم کو ہمارے نوجوان طلبا اور طالبات گھر بیٹھے سیکھ لیتے ہیں۔ بعض نادان تعلیم یافتہ طبقہ جہل مرکب میں گرفتار اس کی تصاویر کو عکس کہہ کر ان ابلیسی کارناموں کی تائید بے جا سے معاشرہ کو خلاف سمت صراط مستقیم کیطرف دھکیلنے میں مصروف ہے۔ حالانکہ نامحرم عورت کو خواہ تصویر ہو یا عکس ہو یا اخبار کی فلمی دنیا ہو یا پانی پر یا کسی آئینہ پر دیکھنا ہر حال میں حرام اور ناجائز ہے۔ نیز آنکھوں کی بینائی خراب کرنے اور کمزور کرنے میں ٹی وی کا رد عمل ہر عام و خاص مشاہدہ کر رہا ہے۔ اور ڈاکٹر بھی آنکھوں کے مریضوں کو منع کرتے ہیں۔ میرے متعدد دوستوں نے بتایا کہ جب ہم ٹی وی دیکھتے تھے۔ تو خیالات شہوت اور زنا کے ہم کو سخت پریشان رکھتے تھے۔ اور جب سے ٹی وی سے توبہ کر لیا۔ قلب کو نہایت سکون ملا۔ دو اشعار اس کی مذمت میں ابھی ابھی موزوں ہو گئے جو درج ذیل ہیں

دیکھ کر ٹی وی کو اب ہیں لوگ ٹی بی کے شکار
جرم چوری جرم ڈاکہ جرم عشق زلف یار
دوستو ٹی وی کو ڈیٹو کر کے پھر دیکھو بہار
دل میں اپنے چین و راحت کی فضائے سازگار

بے ساختہ چند سطور احقر نے عرض کر دیا ہے۔ حق تعالےٰ شانہٗ اس لعنت سے امت مسلمہ کو جو بصورتِ بہار نشریات بباطن بربادی نشریات ہے۔ نجات عطا فرمائیں۔ آمین (ناظم مجلس اشاعۃ الحق)

قادیانی فتنہ اور حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کی مساعی جمیلہ

تحریر : حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

فتنہ مرزائیت پر حضرت شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی تصانیف

مرزائیت کے متعلق تمام ضروری مسائل پر کافی ہے۔ زائد رسائل وکتب حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے ارشاد و ایماء پر لکھے جا چکے لیکن ایک مسئلہ ہنوز تشنہ باقی تھا۔ کہ مرزائیوں کے نماز، روزہ اور تلاوت قرآن اور کلمۂ اسلام پڑھنے سے عام مسلمانوں اور خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ کو سخت اشتباہ تھا کہ ان چیزوں کے ہوتے ہوئے ان کو اسلام سے خارج کیسے کہا جا سکتا ہے بلکہ اس معاملہ میں بعض اہل علم کو یہ اشکال تھا کہ اہل قبلہ اور کلمہ گو کی تکفیر نیز جو شخص کسی تاویل کی بناء پر خلاف شرع عقیدے کا قائل ہو۔ اس کی تکفیر میں علمائے اہل حق نے بہت کلام کیا ہے۔ اس لئے اس مسئلہ پر حضرت الاستاذ شاہ صاحبؒ نے خود قلم اٹھایا۔ اور ایک رسالہ بنام اکفار الملحدین والمتاولین فی شی من ضروریات الدین جس میں اس مسئلہ کو قرآن وحدیث اور تصریحات سلف کی روشنی میں آفتاب نصف النہار کی طرح واضح فرمایا ہے

بلکہ کفر و ایمان کی مکمل حقیقت اہل قبلہ اور کلمہ گو کی شرعی تعریف پر ایک نہایت جامع تصنیف فرما دی۔ جس میں اس بات کو بھی خوب واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی عقیدہ کفریہ میں مطلقاً تاویل کو مانع کفر قرار دیا جائے تو دنیا میں کوئی کافر کافر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ہر کافر کچھ نہ کچھ تاویل اپنے عقیدۂ فاسدہ کی کرتا ہے

بلکہ فیصلہ یہ ہے کہ اسلام کے وہ احکام جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہیں (جن کو اصطلاح فقہ وکلام میں ضروریات دین کہا جاتا ہے) جیسے ان کا انکار صریح کفر و ارتداد ہے۔ اسی طرح تاویل کر کے جمہور امت کے خلاف ان کے نئے معنی بنانا بھی کفر اور ارتداد ہے۔ (یہ کتاب عربی میں ہے)

ایک دوسری مستقل کتاب مسئلہ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی اپنے قلم سے بزبان عربی تصنیف فرمائی۔ جس کا نام عقیدۃ الاسلام فی نزول عیسیٰ علیہ السلام رکھا؛

یہ کتاب کہنے کو تو اسی ایک مسئلہ کی بہترین وجامع تحقیق ہے۔ لیکن حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر وتحریر کو جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ ایک مسئلہ کے ضمن میں کتنے علوم ومعارف کے ابواب آ جاتے ہیں۔ یہ کتاب بھی اپنے موضوع کی عجیب وغریب تصنیف ہے۔

مقدمہ بہاول پور سے واپسی کے بعد مرض روز بروز ترقی، شدت پکڑتا گیا۔ لیکن اسی حالت میں جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے درس حدیث کو جاری رکھا۔ تا آنکہ قویٰ نے بالکل جواب دے دیا۔ اور آپ دیوبند تشریف لا کر گویا صاحب فراش ہو گئے اور یہی مرض مرض الموت ثابت ہوا۔

لیکن قدرت نے جو دینی خدمت کا جذبہ بے پایاں آپ کے قلب مبارک میں ودیعت فرما دیا تھا۔ وہ بستر مرگ پر بھی چین سے نہ بیٹھنے دیتا تھا۔ افادات علمیہ اور کتب بینی کا سلسلہ اسی حالت میں بھی اسی طرح جاری تھا۔

تا آنکہ یہ ارادہ ہوا۔ کہ ایک مرتبہ پھر کشمیر کا سفر کیا جائے

وہاں اپنے اعزہ واقارب کی ملاقات کے علاوہ پیش نظر یہ تھا۔ کہ کشمیر میں قادیانی فتنہ پھیلا ہوا ہے۔ اب تک وہاں پہنچ کر اس کے انسداد کے متعلق کوئی کام نہیں کیا گیا۔ اس سفر کا قصد کرنے کے ساتھ یہ ضرورت محسوس فرمائی۔ کہ کشمیر کے عوام اُردو یا عربی کے رسائل تو نہ پڑھ سکیں گے۔ فارسی زبان کا رواج وہاں عام ہے ایک رسالہ فارسی زبان میں مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت کے متعلق لکھ کرکے طبع کر کے وہاں ساتھ لے جائیں۔ اور مفت تقسیم کریں۔

اس ارادہ کے ساتھ ہی خود ایک رسالہ کی تصنیف شروع فرمادی۔ ابھی یہ تصنیف تکمیل کو نہ پہنچی تھی۔ کہ مرض کے اشتداد نے بالکل ہی قویٰ کو معطل کر دیا۔ تو ایک طالب العلم کے ذریعہ اس ناکارۂ خلائق کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ میں نے کشمیر کی ضرورت سے فارسی زبان میں مسئلہ ختم نبوت پر ایک رسالہ لکھنا شروع کیا تھا۔ مگر اب میں اس کی تکمیل سے معذور ہوں۔ تجھ سے ہو سکے تو اسکی تکمیل کر دے۔ احقر ناکارہ نے تعمیل ارشاد کو سعادت عظمیٰ سمجھ کر شروع کرنے کا ارادہ ہی کیا تھا۔ کہ حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ کی حالت بدلنا شروع ہوئی۔ اور یہ علم و تقویٰ کا آفتاب عالمتاب غروب کے کنارے آلگا۔ یہاں تک کہ ۲ صفر ۱۳۵۲ھ روز دو شنبہ کو اس پیکر علم و تقویٰ مجسم دین و دیانت نے دین ہی کی فکر میں اپنی عمر کا آخری سانس پورا کر دیا۔ آپ کے گرد و پیش سے گویا بزبان حال یہ سنا جاتا تھا کہ۔ اگر

اگرچہ خرمن عمرم غم تو داد بباد
بخاک پائے عزیزت کہ عہد نشکستم

اب وہ کشمیر کا قصد اور وہاں رسالہ فارسی کی اشاعت بھی ایک خواب و خیال ہو گیا۔ عرصے کے بعد آپ کے مسودات میں سے وہ منتشر اوراق فارسی جمع کر کے مجلس علمی جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت نے بنام خاتم النبیین شائع کیا۔ اور یہی اوراق آپ کا خاتمۃ التصانیف قرار پایا۔ فجزاہ عنا وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء ووفقنا لاتباع سنتہ فی خدمتہ الدین المتین۔ وھو الموفق والمعین

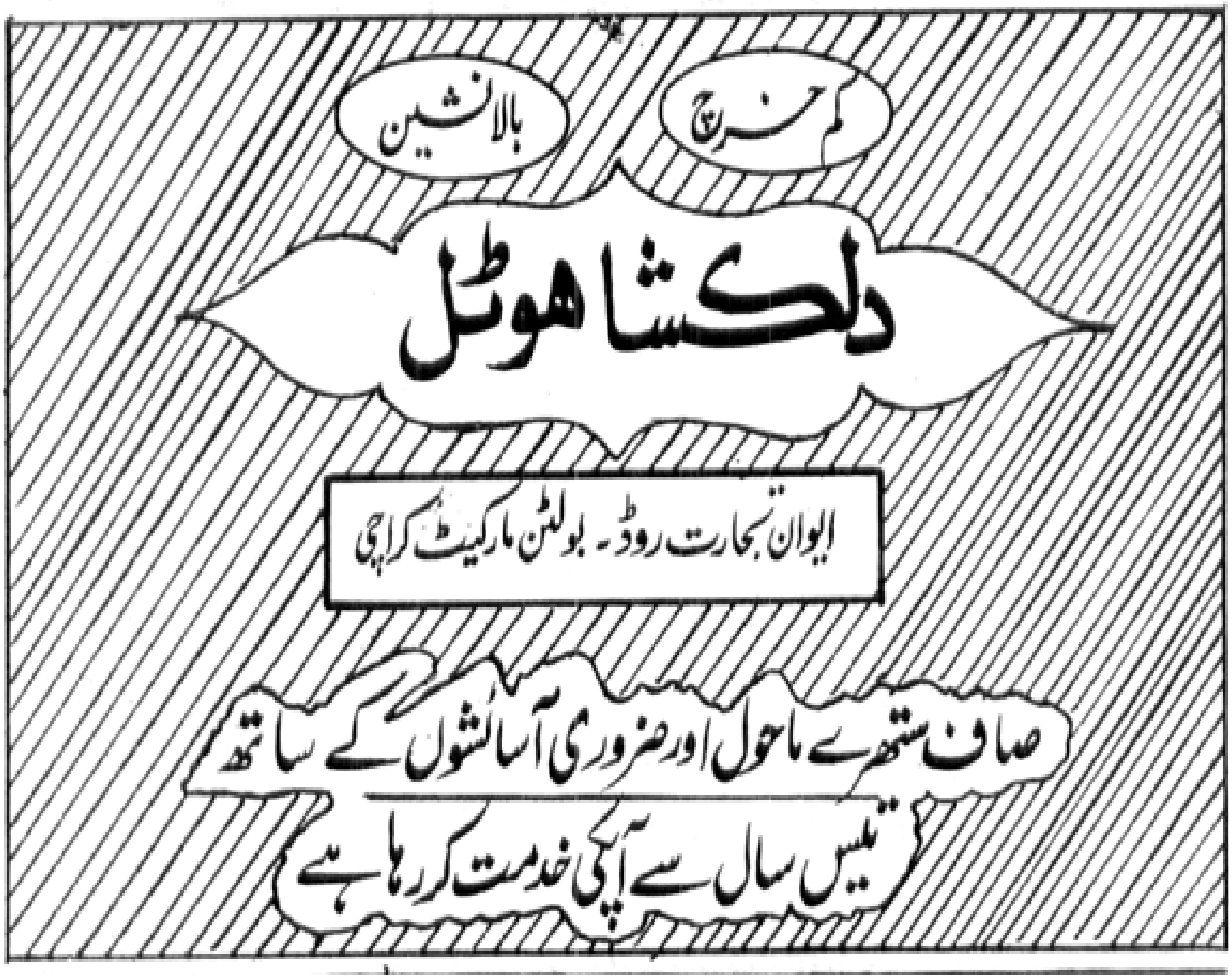

قسط نمبر ۸

محبتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی ۔ مانچسٹر انگلینڈ

گستاخ رسولؐ کو ہرگز نہ چھوڑا جائے

جس طرح آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت تھی آپ کی ہر ہر ادا پر مرمٹتے تھے اسی طرح آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پر انگلی اٹھانے والوں کے خلاف فی الفور سخت کارروائی فرماتے۔ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کے مکروہ اقوال جب حضرت گنگوہیؒ کی خدمت میں پیش کئے گئے تو آپ نے ایک خط میں تحریر فرمایا۔

"مرزا حسب وعدہ فخر عالم علیہ السلام دجال۔ کذاب پیدا ہوا ہے مثل مختار (ثقفی) کے اول دعویٰ تائید دین کیا اب مدعی نبوت ہو کر درپردہ مضل خلق ہوا۔ اور بڑا چالاک ہے کہ اشتہار مناظرہ دیتا ہے اور جب کوئی مقابل ہوتا ہے۔ لطائف الحیل سے ٹال دیتا ہے اور مناظرہ موت و حیات علیہ السلام میں کرتا ہے۔ اور اپنے دعاوی کے اثبات میں اصلاً مناظرہ نہیں ہوتا۔ بندہ نے اس کے بارے میں فتویٰ لکھا ہے۔ وہ ملازمت ہے ہرگز تردد نہ کرنا چاہیئے۔ جو نصوص کا منکر ہوگا وہ اہل ہوا میں داخل ہے۔ آپ اپنی طرف کے لوگوں کو قطعاً ممانعت اس سے ملنے کی کر دیں ہرگز اس کے ناحق و اہل باطل ہونے میں تامل نہ فرماویں۔ (۲۷ ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ)

ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا:

"پس ان کلمات کفر کہنے والے کو منع کرنا شدید چاہیئے اگر مقدور ہو اور اگر باز نہ آوے قتل کرنا چاہیئے کہ موذی و گستاخ شان جناب کبریا تعالیٰ شانہ اور اس کے رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے"۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۵۰)

ایک مقام پہ فرماتے ہیں کہ "جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے (حوالہ بالا صفحہ ۵۰) (تو بتایئے جو قصداً ایسا کہتا ہو اور اس عقیدے پہ لوگوں کو چلاتا ہو کیا وہ کافر نہ ہوگا)

مدینہ منورہ کی حاضری اور اس کے آداب

دیار محبوب کے بھی چند آداب ہوتے ہیں اگر ان آداب کی رعایت رکھتے ہوئے حاضر ہو تو ضرور محبوب سے کچھ لے کر آئے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ کو چلے تو کثرت درود شریف کی راہ میں بہت کرتا رہے پھر جب درخت وہاں کے نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کرے جب عمارات وہاں کی نظر آئے تو درود پڑھ کر کہے اللھم ھذا حرم نبیک فاجعلہ وقایۃ لی من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب اور مستحب یہ ہے کہ غسل کرے۔ وضو اور کپڑا صاف اچھا لباس پہنے اور نئے کپڑے ہوں تو بہتر۔ خوشبو لگائے۔ پیادہ پا ہو لے۔ خشوع و خضوع جس قدر ہو سکے۔ فروگذاشت نہ کرے۔ عظمت مکان کا خیال کئے ہوئے درود شریف پڑھتا ہوا چلے، جب مدینہ مطہرہ میں داخل ہو تو کہے رب ادخلنی الخ اور ادب اور حضور قلب اور دعا اور درود شریف بہت پڑھے، وہاں جا بجا موقع قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ امام مالکؒ مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے فرماتے تھے کہ مجھ کو حیا آتی ہے کہ سواری کے کھروں سے اس سرزمین کو پامال کروں کہ جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہوں۔ بعد تحیۃ المسجد کے اللہ کے حضور سجدہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت اس کو نصیب کی۔ پھر روضہ اقدس کے پاس حاضر ہو، با ادب تمام، اور خشوع کھڑا ہو۔ زیادہ قریب نہ ہو۔ دیوار کو ہاتھ نہ لگائے کہ خلاف ادب اور ہیبت ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد شریف میں قبلہ کی طرف

باقی صفحہ ۲۳ پر

حضرت مولانا تاج محمود صاحبؒ کو خراجِ عقیدت

گوجرہ

۲۶ جنوری۔ گوجرہ میں ممتاز قانون دان جناب محمد افضل ایڈووکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن گوجرہ کی زیر صدارت بار ایسوسی ایشن گوجرہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں ممتاز عالم دین مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رح کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کیا گیا۔ بار ایسوسی ایشن کے اجلاس میں ملک عاشق الٰہی ایڈووکیٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ مولانا مرحوم نے اپنی حیات میں اتحاد بین المسلمین کی خاطر جو کوششیں کیں۔ ان کو امت مسلمہ برسوں یاد رکھے گی۔ ایسی ہستیاں صدیوں بعد جنم لیتی ہیں۔ اجلاس میں مولانا مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کی خاطر دعا کی گئی۔ اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ ۲۷ جنوری بروز جمعۃ المبارک کو گوجرہ کی تمام مساجد میں آئمہ کرام نے حضرت مولانا مرحوم کی اسلام سے وابستگی اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور اتحاد بین المسلمین پر روشنی ڈالی۔ تعزیت کی قرار دادیں پیش کی گئیں۔ نماز عصر کے بعد مرکزی جامع مسجد کھوڑا بازار میں امیر مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ، حضرت مولانا محمد اسلم صاحب چشتی صابری کی زیر نگرانی قرآن خوانی کا انتظام کیا گیا۔

حافظ آباد

مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کا اجلاس ہوا جس میں مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود صاحب کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا گیا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اسلام کے بطل جلیل کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ حافظ آباد کی مساجد میں مولانا تاج محمود صاحب کی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ حضرت مولانا عبد الوہاب جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا تاج محمود صاحب کی ذات اتحاد اسلامی کی علمبردار اور تحفظ ختم نبوت کی بہار تھی۔ اس کے ساتھ ہی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ شمس الرحمٰن ضیا کے بھائی جمیل الرحمٰن کے لئے دعائے مغفرت بھی کی گئی۔ چوہدری فتح محمد۔ حضرت مولانا محمد الطاف، رشید اختر اور شمس الرحمٰن۔ ڈاکٹر ثناء اللہ چوہدری عبد الحق، چوہدری عبد الغفور، چوہدری اللہ رکھا نے حضرت مولانا تاج محمود رح کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان

ڈیرہ سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس ہوا اجلاس نے مولانا تاج محمود رح اور مولانا سید نور الحسن بخاری رح کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کے لئے عظیم نقصان قرار دیا۔ اور ان کی دینی و مذہبی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور آخر میں مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کی گئی

سکھر

سکھر سے آمدہ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ وہاں بھی مولانا تاج محمود رح کی وفات پر اراکین ختم نبوت نے تعزیت کا اظہار کیا دفتر ختم نبوت کے ناظم حافظ غلام محمد نے لکھا ہے کہ مدرسہ محمدیہ

باقی ص۲۳ پر

شیخ ابن عربی اور مسئلہ ختم نبوت

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رح

پاکستان میں مرزائیوں نے جس دجل اور فریب سے جھوٹا پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ تلبیس اور جھوٹ کو مختلف صورتوں میں پیش کرنا ـــــ اور کذب کو سچ کے رنگ میں ظاہر کر دکھانا مرزائیوں کے ہاتھوں کا ادنیٰ کھیل ہے۔

ذیل میں حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کا ایک مضمون شائع کیا جا رہا ہے جس میں محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ کے کلام سے ختم نبوت کا اثبات کیا گیا ہے۔ مرزائی دجال مسلمانوں کو ابن عربی رحمہ اللہ کے کلام سے دھوکا دیتے ہیں اس مضمون کے آخر میں صوفیا کرام کی شطحیات کا تذکرہ بھی ضمناً آ گیا ہے۔ (مدیر)

علماء شریعت کی طرح تمام صوفیا کرام بھی اس پر متفق ہیں کہ نبوت و رسالت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور حضور پرنور ؐ کے بعد جو بھی نبوت کا دعوٰے کرے وہ مرتد اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

اور یہی شیخ محی الدین ابن عربی کا مسلک ہے کہ نبوت و رسالت بالکل ختم ہو چکی البتہ نبوت و رسالت کے کچھ کمالات اور اجزاء باقی ہیں کہ جو اولیاء امت کو عطا کئے جاتے ہیں مثلاً کشف اور الہام اور رویائے صادقہ (سچا خواب) اور کرامتیں۔ اس قسم کے کمالات نبوت کے اجزاء ہیں وہ ہنوز باقی ہیں۔ لیکن ان کمالات کی وجہ سے کسی شخص پر نبی کا اطلاق کسی طرح جائز نہیں اور نہ ان کے کشف اور الہام پر ایمان لانا واجب ہے۔ ایمان فقط کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر ہے۔ نبی کا خواب بھی وحی ہے مگر ولی اللہ کا خواب اور الہام شرعاً حجت نہیں۔ نبی کے خواب سے ایک معصوم کا ذبح کرنا اور قتل کرنا بھی جائز ہے مگر ولی کے الہام سے قتل کا جواز تو کیا ثابت ہوتا اس سے استحباب کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا اس کو اس طرح سمجھو کہ اگر کسی شخص میں کچھ کمالات اور خصلتیں بادشاہ اور وزیر کی سی پائی جائیں تو اس بناء پر وہ شخص بادشاہ اور وزیر نہیں بن سکتا۔ اور اگر کوئی اس بناء پر بادشاہت اور وزارت کا دعویٰ کرے اور اپنے کو وزیر اور بادشاہ کہنے لگے۔ تو فوراً گرفتاری کے احکام جاری ہو جائیں گے اسی طرح اگر کسی شخص میں نبوت کے برائے نام کچھ کمالات پائے جائیں تو اس سے اس شخص کا منصب نبوت پر فائز ہونا لازم نہیں آتا بلکہ اگر کوئی شخص اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ مرتد اور اسلام کا باغی سمجھا جائے گا۔ شیخ محی الدین ابن عربی رح کی صاف صاف تصریحات موجود ہیں کہ نبوت ختم ہو گئی۔ اب قیامت تک کسی کو منصب نبوت نہیں مل سکتا۔ اور نہ کسی پر نبی اور رسول کا اطلاق جائز ہے۔ البتہ نبوت کے کچھ کمالات اور اجزاء باقی ہیں مگر کمالات اور نبوت اور اجزاء رسالت سے متصف ہونا اتصاف بالنبوۃ کو مستلزم نہیں۔ تفصیل اگر درکار ہو تو مسک الختام فی ختم النبوۃ علی سید الانام (جو اس ناچیز کا رسالہ ہے اور مکتبہ صدیقیہ ملتان سے شائع ہوا ہے) اس کی طرف مراجعت کریں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی قدس اللہ سرہٗ الشہاب صٓ میں فرماتے ہیں کہ شیخ اکبر نے اپنی خاص اصطلاح میں ولایت اور محدثیت کو نبوت غیر تشریعی کے لفظ سے تعبیر کر دیا۔ مگر

اس گروہ کو نبی نہیں کہا جا سکتا۔ چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں :-

فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرؤیا جزء من اجزاء النبوۃ فقد بقی للناس فی النبوۃ هذا وغیرہ ومع هذا لا یطلق اسم النبوۃ ولا النبی الا علی المشرع خاصۃ فحجر هذا الاسم لخصوص وصف معین فی النبوۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتلایا کہ خواب (سچا) اجزائے نبوت میں سے ایک جزو ہے تو لوگوں کے واسطے نبوۃ میں سے یہ جزو (رویا) وغیرہ باقی رہ گیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی نبوت کا لفظ اور نبی کا نام بجز مشرع (امر و نہی لانے والا) کے اور کسی پر نہیں بولا جا سکتا۔ تو نبوت میں ایک خاص وصف معین کی موجودگی کی وجہ سے اس نام (نبی) کی بندش کر دی گئی۔

فتوحات ص۲۱۵ جلد۲

کمن یوحیٰ الیہ المبشرات وهی جزء من اجزاء النبوۃ وان لم یکن صاحب المبشرۃ نبیا فتفطن لعموم رحمۃ اللہ فما تطلق النبوۃ الا لمن اتصف بالمجموع فذالک النبی وتلک النبوۃ التی حجرت علینا وانقطعت فان من جملتها التشریع بالوحی الملکی ....وذالک لا یکون الا للنبی خاصۃ۔

جیسے کسی کی طرف مبشرات کی وحی آئی اور وہ مبشرات اجزائے نبوۃ میں سے ہیں اگرچہ صاحب مبشرہ نبی نہیں ہو جاتا۔ پس رحمۃ الٰہیہ کے عموم کو سمجھو تو نبوت کا اطلاق اسی پر ہو سکتا ہے جو تمام اجزائے نبوت سے متصف ہو وہی نبی ہے اور وہی نبوت ہے جو منقطع ہو چکی اور ہم سے روک دی گئی۔ کیونکہ نبوۃ کے اجزاء میں سے تشریع بھی ہے جو وحی ملکی سے ہوتی ہے اور یہ بات صرف نبی کے ساتھ مخصوص ہے۔

شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوۃ الا التعریفات وانسدت ابواب الاوامر الالٰهیۃ والنواهی فمن ادعاها بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم فهو مدع شریعۃ اوحی بها الیہ سواء وافق بها شرعنا او خالف۔

نبوت اُٹھ جانے کے بعد آج اولیاء کے لئے بجز تعریفات کچھ باقی نہیں رہا اور اوامر و نواہی کے سب دروازے بند ہو چکے اب جو کوئی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امر و نہی کا مدعی ہو (جیسے مرزا صاحب) وہ اپنی طرف وحی شریعت آنے کا مدعی ہے خواہ شریعت ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔

(فتوحات مکیہ ص۵۱ جلد۲)

صُوفیائے کرام کے شطحیات

حضرات صوفیہ کرام کے یہاں ایک خاص باب ہے جس کو شطحیات سے تعبیر کیا جاتا ہے اور خود فتوحات مکیہ میں اس کا ایک باب ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرات صوفیہ پر کچھ باطنی حالات گذرتے ہیں جو ایک سُکر اور بیخودی کی حالت ہوتی ہے اس حالت میں ان سے ایسے کلمات نکل جاتے ہیں جو قواعد شریعت اور کتاب و سنت کے نصوص پر چسپاں نہیں ہوتے۔ جیسے انا الحق اور سبحانی ما اعظم شانی اور جب ہوش میں آتے ہیں تو ایسے کلمات سے توبہ اور استغفار کرتے ہیں۔

خود حضرات صوفیہ کی ان شطحیات کے بارہ میں تصریحات

موجود ہیں کہ کوئی شخص ہماری ان باتوں پر ہرگز عمل پیرا نہ ہو کہ جو ہم سے ان خاص حالات میں بے اختیار صادر ہوئی ہیں۔ بلکہ جس شخص پر یہ حالات نہ گذرے ہوں اس کو ہماری کتابوں کا مطالعہ بھی جائز نہیں۔ اور یہ بھی تصریح کرتے ہیں کہ ہمارا کشف اور الہام کسی پر حجت نہیں۔ ہمارا کشف صرف ہمارے لئے ہے اور اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھ پر یہ حکم بذریعہ وحی نازل ہوا ہے، خواہ وہ حکم شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔ اگر وہ مدعی عاقل بالغ ہے تو قابل گردن زدنی ہے اور اگر عاقل بالغ نہیں تو اس سے اعراض کریں گے۔

حدیث میں ہے کہ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو فاروق اعظمؓ جیسے شخص کا بے خودی میں یہ حال ہوا کہ تلوار لے کر بیٹھ گئے اور یہ کہنے لگے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ان کی گردن اڑا دوں گا صدیق اکبرؓ آئے اور ان کلمات کو سنتے ہوئے گذر گئے اور منبر پر جا کر خطبہ دیا۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ کے خطبہ سے ہماری آنکھیں کھل گئیں اور فاروق اعظمؓ کو بھی اس حالت سے افاقہ ہو گیا۔

اب قابل غور امر یہ ہے کہ فاروق اعظمؓ کی زبان سے جو کلمات نکلے وہ غلبۂ حال میں نکلے حقیقت کے بالکل خلاف تھے۔ مگر چونکہ وہ ایک سکر اور بے خودی کی حالت تھی اس لئے صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کو معذور سمجھ کر سکوت کیا اور کسی قسم کی ملامت نہیں کی اور اتباع صدیق اکبرؓ کا کیا کیونکہ وہ مغلوب الحال نہ تھے۔

شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ یہی وجہ ہے۔ کہ صدیق اکبرؓ خلیفہ بلا فصل ہوئے۔ نبی کا خلیفہ وہی ہو سکتا ہے جو حال پر غالب ہو اور جس پر حال غالب آ جائے وہ خلیفہ بلا فصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے انبیاء کرام کبھی مغلوب الحال نہیں ہوتے انبیاء کرام ہمیشہ حال پر غالب رہے ہیں۔ اس لئے حضرات صوفیہ کے اس قسم کے شطحیات شرعاً حجت نہیں اور نہ اُن کا اتباع جائز ہے۔ البتہ وہ حضرات معذور ہیں اور ان پر ملامت جائز نہیں۔ جیسے حضرات صحابہ نے نہ تو فاروق اعظمؓ کا اس قول میں اتباع کیا اور نہ ان پر کوئی ملامت کی۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ حضرات صوفیہ کے ان اقوال کا ہرگز اتباع نہ کریں۔ جو ان سے خاص حالات میں بے اختیار نکل گئے ہیں بلکہ ان اقوال کا اتباع کریں جو انہوں نے سلسلہ عقائد کے بیان میں لکھے ہیں۔

وآخر دعوانا الحمد للہ رب العلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وعلینا معھم یا ارحم الرحمین۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے قادیانیوں کو خارج از اسلام ہونے کا مطالبہ کر دیا۔

مقبوضہ کشمیر میں جمعیۃ العلمائے اسلام جموں وکشمیر کے رکن حاجی سلام الدین شاہ جو گذشتہ دنوں اپنے ایک نجی دورے پر کراچی تشریف لائے تو انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں حاضری دی۔ انہوں نے مجلس کے ناظم اعلیٰ عبد الرحمٰن یعقوب باوا سے تفصیلی ملاقات کی۔ ملاقات دو گھنٹہ جاری رہی۔ جناب عبد الرحمٰن یعقوب باوا نے مسئلہ ختم نبوت پر ہر قسم کا لٹریچر فراہمی کا یقین دلایا۔ اس کے علاوہ حاجی سلام الدین کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا مکمل تعارف کراتے ہوئے مجلس کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی طرف کثیر تعداد میں لٹریچر فراہم کیا۔ حاجی سلام الدین نے شکریہ ادا کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے جمعیۃ العلماء اسلام کی قرارداد کی ایک نقل پیش کی جو سرینگر کے نمائندہ اجتماع منعقدہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جولائی ۱۹۸۳ء نے منظور کی۔ اجتماع میں کثیر تعداد میں علماء کرام جموں کشمیر کے مختلف علاقوں سے تشریف لائے۔ اجتماع نے یوں تو بہت سی قرار دادیں منظور کی ہیں۔ دلچسپ پہلو یہ ہے۔ کہ سب سے پہلی قرار داد میں جمعیۃ العلماء اسلام جموں کشمیر

باقی صفحہ ۲۳ پر

بقیہ: افادات

ختم کرنے کے طریقے بتلائے۔ لیکن اس مجدد وقت (حضرت تھانویؒ) نے ان معلومات طریقت کو محسوسات میں تبدیل کر دیا۔ کیونکہ ایک تاجر کی حبِ جاہ اور ہے۔ ایک عالم کا حبِ جاہ اور ہے کسی اور صاحب کا حبِ جاہ اور ہے۔ لہٰذا حبِ جاہ کی تعریف اور اطلاق کیسے کریں۔ مگر یہاں بھی حضرت کا ایک خاص انداز ہے فرماتے ہیں اگر اپنی اصلاح کرانا چاہتے ہو۔ تو یہ ضروری نہیں کہ اپنے معائب ہی بیان کرو۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے جو محاسن دیئے ہیں۔ ان کا بھی ذکر کرو۔ ترمیم، تصدیق یا تعبیر ہو جائے گی۔ اگر شیخ بلاوے گا۔ تو مستند ہو جائیں گے۔ آپ کا اپنی ذات کے متعلق ذاتی فتوے غلط ہے۔ کیونکہ جیسے ایک طبیب جسمانی جب آپ کو کہہ دیتا ہے کہ صحت ہو گئی۔ تب آپ کو اطمینان ہوتا ہے۔ کہ جو خطرہ تھا۔ نکل گیا۔ اسی طرح جب معالج روحانی کے سامنے اپنا حال بیان کرو یا (رذائل کی صورت میں ہو۔ یا حسنات کی صورت میں) تب اطمینان ہوگا۔ اس کے بغیر کام نہیں چلتا۔ ورنہ عمر بھر بھٹکیں گے۔ اور غلط صحیح کا اعتبار نہ ہوگا آخر ایک دن شیطان آکر ایسا حاوی ہو جائے گا۔ کہ آپ کی تاویلات سے بھی عاجز ہو جائیں گے۔ آپ کچھ بھی ذکر نہ سکیں گے۔

تاویلات پر بات یاد آئی۔ کہ ایک بزرگ کے پاس امام رازیؒ پہنچے۔ آپ بڑے فلسفی اور منطقی تو تھے۔ مگر راز دار نہیں تھے

گر باستدلال کار دیں بودے ؛ فخر رازی رازدار دیں بودے۔

اس بزرگ نے فرمایا۔ میرا یہ کمبل اوڑھ کر بیٹھ جاؤ۔ میں ابھی آتا ہوں۔ کمبل اوڑھنے کے بعد اِدھر اُدھر دیکھنے لگے حضرت نے پوچھا۔ کیا ہوا؟ فرمانے لگے جب سے کمبل اوڑھا ہے۔ گُر گُر ہو رہی ہے۔ گویا کان سے کچھ نکل رہا ہے بزرگ نے فرمایا نکلنے دیجئے یہ فلسفہ نکل رہا ہے۔ رازی نے کہا۔ حضرت میں باز آیا۔ اس کمبل اوڑھنے سے اس طرح تو ساری عمر کی کمائی ختم ہو جائے گی۔ کچھ دن رہے پھر چلے گئے۔ ایک دن وہ بزرگ کام کر رہے تھے۔ کہ وضو کرتے کرتے رک گئے۔ غور کر رہے ہیں۔ چہرے پر رنگ آ رہا ہے۔ تعجب ہو رہا ہے۔ خادم بڑے پریشان! کہ کیا ہو رہا ہے! آخر میں انہوں نے زور سے کہا کہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ میں بلا دلیل مانتا ہوں" آپ سے پوچھا گیا کہ کیا مسئلہ تھا؟ فرمایا۔ امام رازی کا آخری وقت تھا۔ شیطان نے کہا تم کیا لے کر چلے۔ آپ نے کہا توحید۔ شیطان نے پوچھا کہ توحید کے کیا معنے ہیں۔ امام رازیؒ نے کہا۔ یہ ہیں۔ شیطان نے کہا اس کی کیا دلیل ہے۔ کہ توحید کے یہ معنی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ دلیل ہے۔ شیطان نے دلیل توڑ دی۔ اس طرح سے انہوں نے ۹۹ دلیلیں پیش کیں۔ شیطان نے سب کاٹ دیں۔ اب امام رازیؒ بڑے گھبرائے کہ جب بزرگ نے فرمایا کہ یوں کہیئے۔ میں بلا دلیل ایک مانتا ہوں۔ تو امام رازیؒ نے فوراً کہا کہ میں خدا کو بلا دلیل وحدہٗ لاشریک مانتا ہوں۔ شیطان بہت بڑا عالم ہے۔ اگر بڑا عالم نہ ہوتا تو بڑے بڑے عالموں کو کیسے چکر میں ڈالتا۔

تو شیطانی وسوسے سے آزادی اس وقت نہیں ہوسکتی ہے۔ جب کسی معتبر شیخ سے تصدیق نہ ہو جائے۔ تو پھر اس کے بعد ہزار شیطان بہکائے۔ آپ دھوکہ نہ کھائیں گے۔ اور یہی کہیں گے کہ جا کسی اور کو بہکا۔ ہم تو ایک کے ہو گئے۔ ایک کے غلام ہو گئے۔ اگر ان سے بیعت نہ ہوتے تو تیری بات سنتے

بقیہ: ابتدائیہ

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے جملہ اراکین و منتظمین حضرت مفتی صاحب، مولانا خیری صاحب اور ان کے جملہ لواحقین و پسماندگان سے گہرے دکھ اور دلی غم و حزن کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ حق تعالےٰ شانہ مرحومین کی بال بال مغفرت فرمائے کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر سے حافظ غلام محمد صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ مجاہد ختم نبوت الحاج محمد مالک صاحب واصل بحق ہو گئے آپ علاقہ ٹھیڑی میر واہ سندھ کے رہنے والے تھے اللہ تعالےٰ حاجی صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)

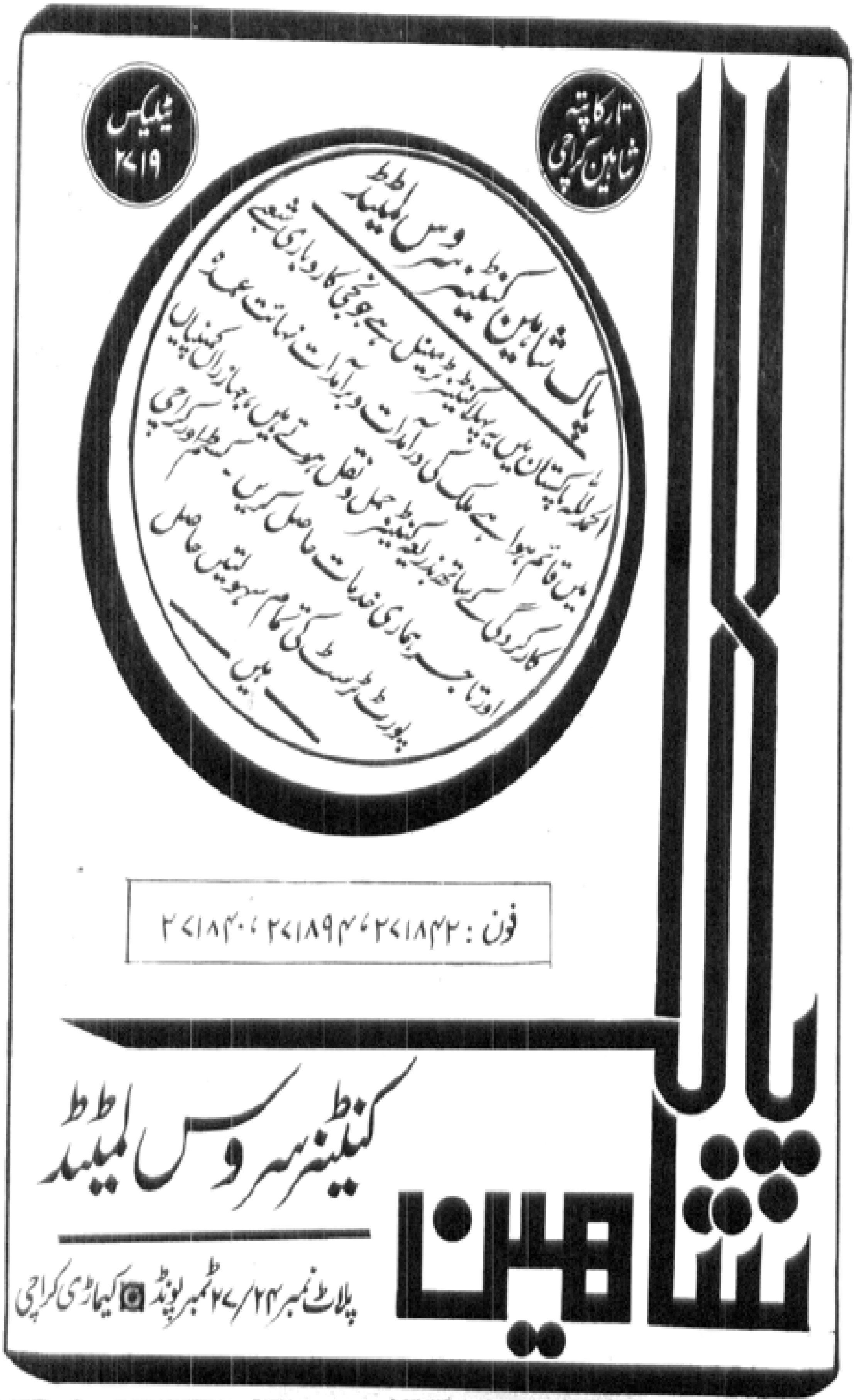
تار کا پتہ
شاہین کراچی
ٹیلیکس
۲۷۱۹
پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ
الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں
فون: ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰
پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ
پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سانیو
SANYO
ایئرکنڈیشنرز۔ ریفریجریٹرز اور فریزرز
نو فراسٹ ریفریجریٹرز
نمایاں خصوصیات کے ساتھ
دو دروازے اندرونی تالے کے ساتھ
اشیاء کے ذخیرہ کرنے کی زیادہ گنجائش۔
نکاسی کے نظام کے ساتھ ایک نئی خصوصیت
دروازہ پر انڈیکیٹر پائلٹ لائٹ۔
چار خوشنما رنگوں (سبز، سنہرا، بادامی
اور سفید) میں دستیاب۔
ایک سال کی مفت سروس اور
کمپریسر کی پانچ سالہ گارنٹی۔
چیسٹ/اپ رائٹ فریزرز
ایئرکنڈیشنرز
ٹھنڈا کرنے کی زیادہ صلاحیت۔ بجلی کا کم خرچ۔
گنجائش ۱½ ٹن (۱۸،۰۰۰ بی ٹی یو/گھنٹہ)
بے آواز کارکردگی، سروس میں اعلیٰ
بہتر کارکردگی کے لئے آٹو فلیکس سے آراستہ بڑی ٹیکنالوجی میں بخش
کی ہوئی جالی
سانیو
کے تمام منظور شدہ ڈیلروں سے دستیاب
پاکستان میں تیار کردہ/اسمبل کردہ
پاکستان میں سانیو کی تمام مصنوعات کے سول ایجنٹس:
ورلڈ وائیڈ ٹریڈنگ کمپنی
(سانیو سینٹر) گارڈن روڈ۔ صدر۔ کراچی فون: (پی اے بی ایکس) ۵۵ – ۵۲۵۱۵۱ (پانچ لائنیں)
کیبل: "WORLDBEST" ٹیلیکس: 25109 WWTCO PK
786/WW-110/83

بقیہ:۔ خصائل نبوی ؐ

اور یہی ظاہر قریب ہے اس لئے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قولی حدیث میں ہے۔ کہ پانی ایک دفعہ نہ پیا کرو۔ بلکہ دو یا تین سانس میں پیا کرو۔ اس صورت میں یہ حدیث بعض اوقات پر محمول کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اقل درجہ کے بیان فرمانے کے لئے دو سانس میں بھی پیتے تھے۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حدیث میں پانی کے درمیان میں دو مرتبہ سانس لیا تو تمام پانی تین سانس ہوگیا۔ اس صورت میں اور روایات سے کچھ تعارض ہی نہ رہا۔

بقیہ:۔ قادیانی تحریریں

ہے۔ میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ اس وقت حضرت صاحب اور میاں ظفر احمد صاحب اور میرے سوا اور کوئی شخص وہاں نہ تھا۔ اور نیز یہ کہ حضرت صاحب ان لڑکیوں کو کسی احسن طریقے سے وہاں سے لائے تھے۔ اور ان کو مناسب طریق پر رخصت کر دیا۔

بقیہ:۔ محبت رسول

چہرہ مبارک کئے ہوئے تصور کرے۔ (اور آپ پر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے) اور کہے السلام علیک یا رسول اللہ اور بہت پکار کر نہ بولے، آہستہ خشوع اور ادب سے پوری عرض کرے۔۔۔۔ پھر منبر کے پاس آئے، منبر پر ہاتھ رکھے اس لئے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک رکھتے تھے۔۔۔ دعا و درود سے غفلت نہ برتے بلکہ جتنی کثرت ہو بہتر ہے۔ جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے تلاوت ذکر میں مشغول رہے اور بکثرت صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہے۔ (زبدۃ المناسک از حضرت گنگوہی ؒ ص ۱۳۸)

یہ سعادت بھی میرے حصہ آئی

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودیہ نے کھانے میں زہر ملا کر کھلایا جس کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے تک رہا۔ حضرت گنگوہی ؒ جنہوں نے پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور آپ کی اتباع میں بسر کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سنت کے ادا کرنے کی بھی سعادت نصیب فرمائی۔ اور آپ کے انتقال کا ذریعہ بھی ایک جانور کا زہر بن گیا، ۸ ربیع الثانی جمادی الاول کو آپ تہجد کی نماز میں مشغول تھے کہ آپ کے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان کسی زہریلے جانور نے کاٹا آپ کو محویت نماز کے سبب اس کا احساس بھی نہ ہوا مگر جب نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو کپڑوں پر خون کی سرخی تھی خاصا خون نکل چکا تھا ضعف و نقاہت بھی بڑھ گئی، ۷ ر جمادی الاول کو تپ لرزہ ہوا آپ نے پاؤں کے زخم کو معمولی سمجھ کر علاج نہ کروایا اب اس جگہ پھلکوں چھالے پڑ گئے۔ موت کا وقت مقرر تھا وہ کب ٹل سکتا تھا۔ مگر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر موت آئے: اس سے بڑھ کر اور کون سی دولت تھی، سو وہ آپ کو حاصل ہوگئی آپ کا انتقال بروز جمعہ بعد اذان جمعہ ہوا (انا للہ وانا الیہ راجعون) جاری ہے

بقیہ:۔ تعزیت

زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر میں مولانا تاج محمود کی وفات پر قرآن خوانی کا انتظام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں علماکرام اور جماعتی ساتھیوں نے شرکت کی اس موقع پر مولانا تاج محمود ؒ کی خدمات کو سراہا گیا۔ اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔ سکھر کے جماعتی ساتھیوں نے مولانا مرحوم پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کیا۔

بقیہ:۔ حاجی سلام الدین

سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو چاہے وہ قادیانی ہوں یا لاہوری دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے مرکزی وریاستی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دیا جائے۔ جیسا کہ کئی ممالک کافر قرار دیا گیا۔ نیز جمعیۃ العلماء اسلام یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو مردم شماری یا دیگر سرکاری اعداد و شمار میں ان کو غیر مسلم اقلیت کے طور پر رکھا جائے

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI

قران نمبر ۱۹۷۱ء Registered S. No. 3220

ذوقِ جستجو

اِدھر ڈھونڈھتی ہے اُدھر ڈھونڈھتی ہے
خدا جانے کِس کو نظر ڈھونڈھتی ہے

جہاں ڈھونڈھتی ہے جدھر ڈھونڈھتی ہے
مدینے کو میری نظر ڈھونڈھتی ہے

نظر پڑتی ہے اب جس اخبار پر بھی
مدینے کی پہلے خبر ڈھونڈھتی ہے

غمِ جستجو میں یہاں تک ہوئی گم
خود اپنی نظر کو نظر ڈھونڈھتی ہے

جھپکتی نہیں آنکھ کھُلتی ہے جس دم
نظر کِس کو پچھلے پہر ڈھونڈھتی ہے

نظر کی یہ محویّتِ شوق دیکھو !
کدھر ہیں وہ اور یہ کدھر ڈھونڈھتی ہے

وہ جس در پہ سجدے کئے تھے نظر نے
وہی، ہاں وہی سنگِ در ڈھونڈھتی ہے

نظر کو نہیں راہِ جنت کی حاجت
کہ یہ تو، تری رہگذر ڈھونڈھتی ہے

دعا کے لیے لوگ کہتے ہیں ہم سے
ہماری دعا خود اثر ڈھونڈھتی ہے

جو پہلے پہل جالیوں پر پڑی تھی
اُسی چشمِ نم کو نظر ڈھونڈھتی ہے

حضوری میں ٹپکے تھے جو فرطِ غم سے
وہی اشک یہ چشمِ تر ڈھونڈھتی ہے

میری چشمِ پُر شوق کو کیا ہوا ہے
مدینے کی شام و سحر ڈھونڈھتی ہے

حمیدؔ آج تک خود نہ آیا سمجھ میں
کہ کیا چیز میری نظر ڈھونڈھتی ہے

حمید صدیقی لکھنوی